رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم

چھپا دست ہمت میں زور قضا ہے
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے

الحکم

ایڈیٹرز { شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی
(ابن یعقوب) شیخ محمود احمد عرفانی

قادیان دار الامان مورخہ ۲۸ اپریل سنہ ۱۹۲۰ء

جلد ۲۳ نمبر ۱۶

ذکر الحبیب حبیب

—گذشتہ سے آگے:—

نہ سرخ نہ سفید نہ زرد نہ کسی اور رنگ کی۔ اور نہایت ہی رنگین اور خوشنما۔ اُس مکان کی چھت آسمان سے ملی ہوئی تھی۔ اُسکی منڈیریاں بصعوبت دکھائی نہیں دیتی تھیں۔ اور اُسکے اندر بکثرت روشنی تھی جو آنکھوں کو خیرہ نہیں کرتی تھی بلکہ آنکھوں کی ترادت اور تازگی بخشتی تھی۔ ایسا جی چاہتا تھا۔ کہ اُسکو دیکھا ہی کروں۔ اور نظر کسی طرف نہ اُٹھاؤں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر:۔ معلوم ہوا کہ اس مکان میں اللہ تعالیٰ ہے اور یہ سب تجلی اللہ تعالیٰ کے نور کی ہے اُس میں سے آواز آئی۔ میں اللہ رب العالمین ہوں۔ اور مجھے ارشاد ہوا کہ ہم سے بیعت کرو۔ صرف آواز تھی میں بیعت کے لیے تیار ہو گیا۔ اندر سے آواز آئی کہو اشھد ان لا الہ الا اللہ میں نے بھی کہا اور بہت دیر تک اللہ تعالیٰ نے کچھ پند کچھ نصیحتیں کیں اور ہر ایک جملہ کے ساتھ شروع میں توحید کا لطف آتا تھا کہ میری توحید کو پکڑ و۔ توحید کو مانو۔ توحید ہی توحید ہو۔ میرے ذہن میں دو گھنٹہ تک یا زیادہ یہی گفتگو رہی اور میں اسکو اپنی زبان سے کہتا رہا اور وہ فرشتہ میرے پاس کھڑے رہے جب وہ کلام ختم ہو گیا۔ تو میں ہوشیار ہو گیا ہے۔ اُس وقت ایک ایک لفظ یاد تھا۔ میں نے اپنے ذہن اور حافظہ پر بھروسہ کر کے اُس وقت وہ تقریر نہیں لکھی اور دل میں کہا کہ صبح کو لکھ لونگا۔ مگر پھر سب مجھے یاد نہیں رہی اور بھول گیا۔ مگر اس ساری تقریر کا خلاصہ اور خاکہ ذہن میں رہ گیا اور اب تک ہے پھر میں صبح کی نماز سے پہلے حضرت صاحب کی خدمت مبارک میں حاضر ہوا۔ چونکہ اذان کا وقت قریب تھا۔ آپ نے فرمایا کہ کیسے آئے صاحبزادہ صاحب؟ میں نے پھر سارا ماجرا سنایا۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے۔ مبارک ہو۔ اور خوش ہوئے۔ پھر میں نے دن چڑھے مولانا نور الدین صاحب خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنایا تو فرمانے لگے کہ گھر میں بیٹھے بیٹھے یہ نعمتیں لوٹ رہے ہو۔ بہت عمدہ ہے۔ بہت عمدہ ہے ✦ (باقی باقی)

(محمد سراج الحق نعمانی)

(انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی پرنٹر و پبلشر و پروپرائٹر چھپا اور دفتر الحکم سے شائع ہوا)

سقین کا ہی حصّہ ہوگا - مجرمین پر سوال ہوگا کہ تمکو کس نے سقر میں ڈالا تو وہ کہینگے لمر نك من المصلین الخ اسکے بعد قرآن شریف فرماتا ہے فما تنفعھم شفاعۃ الشافعین ان مجرمین کے لیے سفارش فائدہ مند نہیں ہوگی - یعنی سفارش تو ہوگی سفارش نفع مند نہیں ہوگی - یہاں پر لا بیعٌ - لاخلۃٌ لا شفاعۃٌ میں نحویوں کے لیے نصب و رفع کی ایک ٹھوکر ہے بس اُن کے گذرنے کے لیے اُنکو اس سے زیادہ صاف راستہ کبھی دیکھا یا جاتا ہے - وہو ہذا

یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا - یعنی رسولوں پر پھر رسول ہوگا - کہ تم کیا جواب دے گئے تو وہ کہیں گے لا علم لنا ہمیں علم نہیں - کیا مطلقاً انکو علم نہ ہوگا

نوح علیہ السلام کو کشتی پر سوار ہونیوالوں اور غرق کرنیوالوں کا علم نہیں رہیگا - حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حرقوا ہ وانصروا الھتکم کے کہنے والوں کا علم جاتا رہے گا حضرت موسٰی علیہ السلام انجینا موسی ومن معہ اجمعین ثم اغرقنا الاٰخرین کا نقشہ بھول جاوینگے - بیچارے حواریوں نے من انصاری الی اللہ کے جواب میں نحن انصار اللہ عرض بھی کیا اور اللہ تعالیٰ نے فایدنا الذین اٰمنوا علی عدوھم فاصبحوا ظاھرین سے تصدیق پھر عیسیٰ ع کا یہ علم کہاں جاتا رہے گا

سید الرسل خاتم الانبیا فداہ ابی وامی کو بشارت کے عین مطابق اپنے تابعداروں کی فلاحت اور کامیابی کے نظارے مشاہدے میں آئے - اور نذرات کے ماتحت اپنے منکرین کی تباہیوں کو آئے دن بچشم خود دیکھا - جنکی نسبت قرآن شریف بھرا پڑا ہے صرف دو تین حوالوں پر ذیل میں اکتفا کیا جاتا ہے -

(۱) اذا جاء نصر اللہ والفتح الخ نصرت اور فتح آئی - اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہوتے تو نے دیکھ لیے - سبحان اللہ وبحمدہٖ استغفر اللہ واتوب الیہ کا ورد کیا کر

(۲) تبت یدا ابی لھب وتب الخ ابی لہب معہ اپنی

بیوی بھی واصل النار ہوئے - اُنکے مال اور کمائی نے اونکو کوئی کفایت نہ کی -

لکم دینکم ولی دین کی کیسی صداقت ہوئی افسوس! کہا جاتا ہے لکم دینکم ولی الدین منسوخ ہے - عبرت!!

(۳) سید الرسل خاتم الانبیا نے صحابہ کو کفار پر اشداء اور باہم رحماء - رکوع سجود - فضل اور رضا کو ڈھونڈتے خود دیکھنا اور اشداء علی الکفار و رحماء بینھم تراھم رکعاً سجداً یبتغون فضلاً من اللہ ورضواناً - کی آپ ہی تصدیق کو موجودہ اور آنیوالی نسلوں تک پہنچایا -

(۴) ابتدا ہی میں لا تحزن ان اللہ معنا سے اپنے یار غار کو تسکین بخشی -

(۵) ھو الذی انزل السکینۃ فی قلوب المومنین کے ذریعہ مومنین کے حالات پر خود تسلی پائی -

(۶) رضی اللہ عنھم ورضوا عنہ کے سرٹفکٹ خود عطا فرمائے - صحابہ کے ایمان اور ایقان کا یہ مقام اور اُنپر تائیدات اور صداقت الٰہی صریح - کفار کی بے شمار شرارت انگیز کاروائیاں اور اُنپر ناکامیاں اور ہلاکت ابدی صاف بتا دو ماذا اُجبتم کے جواب میں لا علم لنا اپنے اندر کوئی حقیقت نہ رکھتا ہو - یہ ہو ہی نہیں سکتا - بس فہم جائے تدبر کی ضرورت ہے بات صاف ہی کہ ہم ایسا علم نہیں رکھتے جس سے ہر ایک کے حالت کی پوری پوری تہ تک پہنچ سکیں - اور اُن کے مدارج کا ٹھیک ٹھیک وزن کر سکیں - حقیقی علم تیرے شایان شان ہے - علام الغیوب تیرا ہی ارفع مکان ہے - پس لا نبی بعدی کا بھی یہی مقام ہے - یعنی حقیقی نبی گویا صاحب شریعت نبی

میرے بعد نبی نہیں ہوگا - اور اس پر حضرت مسیح موعودؑ نے فیصلہ بھی فرما دیا - ایسے ہی ایک دو مقام اور ذیل درج ذیل کیے جاتے ہیں - تاکہ غور کے لیے زیادہ سہولت ہو جاوے - ہاں وہ مقام بلا تفصیل ہونگے

(۱) اذ قالت طائفۃ یا اھل یثرب لا مقام لکم (الاحزاب ع ۲)

(۲) ذالک بان اللہ مولی الذین اٰمنوا وان الکافرین لا مولی لھم (محمد ع ۱)

الغرض لا بیع - لا خلۃ - لا شفاعۃ - لا علم لنا - لا مقام لکم - لا مولی لھم کی حقیقت پر لا نبی بعدی کو محمول فرمایا جاوے - تو نبوت کا مسئلہ حل ہونے میں اور اسکے عقدہ کھلنے کوئی بھی مشکل نہیں - ہاں اگر صرف بعدی کا مقام طے کرنیکے بعد نظر آتا ہے تو ثم اتخذتم العجل من بعدہٖ (البقرع ۶) اور بئسما خلفتمونی من بعدی (الاعراف ع ۱۸) دور نہیں - اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنگ پر تشریف لیجانے وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لا نبی بعدی فرمانے پر غور کرنا کوئی بڑی بات نہیں؟ اگر خاتم النبیین کے عام مفہوم معنے سے روک ہے ہاں اصلی معنی پر پوچھنا مقصود ہے تو اُسکے سیاق سباق کو دیکھ کر چلنا مشکل نہیں - سنو سنو! اگر خاتم النبیین آگے پیچھے کہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبیوں کے آنے یا نہ آنے کا ذکر ہے - تو واقعی اس لفظ سے اجرائے نبوت بند سمجھنا چاہیئے ہاں اگر اس موقعہ پر سوال ہی ابوت کا اُٹھایا ہوا ہے تو اس انداز کو ملحوظ رکھنا چاہیئے -

---

۱؎ کون ہے میرا انصار اللہ کی طرف ۲؎ ہم ہیں انصار اللہ کے ۳؎ پس مدد دی ہمنے ایمان والوں کی اُنکے دشمنوں پر پس وہ ہوگئے غالب ۴؎ تمھارے واسطے کیے کی جزا اور میرے لیے کیے جزا - ۵؎ باہم مہربان ہیں بحالت رکوع اور سجود اللہ فضل و رضامندی ڈھونڈتے ہیں ۶؎ نہ غم کر - اللہ ہمارے ساتھ ہے ۷؎ وہی ہے جس نے اتارا تسلی کو مومنوں کے دلوں میں ۸؎ راضی ہوا اللہ اُن سے اور وہ اللہ سے ۹؎ جب ایک جماعت نے کہا اے یثرب والو تمھارے لیے اب ٹھہرنے کی صورت نہیں ۱۰؎ اللہ مومنوں کا مولیٰ ہے - کافروں کا نہیں ۱۱؎ پھر پکڑ لیا تمنے بچھڑے کو اُسکے طور پر جانیکے بعد - برا جو کرتے خلافت کی میرے پیچھے -

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولٰکن
رسول اللہ وخاتم النبیین کے پہلے یہ ذکر ہے
کہ رسول کریم صلعم نے ایک نکاح کیا ہے جو ایک ایسے
شخص کی منکوحہ رہ چکی تھی۔ جسکے خاوند کو حضرت
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا کہا جاتا تھا گویا
بہو سے نکاح سمجھا گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اُن کے
اس خیال کی ما کان محمد ابا احد من رجالکم
سے تردید فرمائی۔ اور فرمایا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کسی کے باپ نہیں بلکہ رسول ہیں۔ اور لاکن بمعنے
بل قرآن شریف میں بھی ہے چنانچہ الا انہم
ہم السفہاء ولٰکن لا یعلمون ۔
اور یہاں پر حرف و عاطفہ کو بھی صیح کے طور پر
قرآن شریف میں لایا گیا ہے۔ جسکو بل کا مقام و
مرتبہ دیا جاوے تو بالکل بجا ہے۔ جیسا کہ لا
تاخذہ سنۃ ولا نوم میں اور انی متوفیک
ورافعک ومطہرک من الذین کفروا
وجاعل الذین اتبعوک ... میں بیانیہ
سے نوم کو ترجیح ہے۔ اور متوفی سے رافع کو علی ہذا
القیاس۔

اب اگر تخیلات کو سینہ سے باہر پھینک کر
اور آیت شریفہ کے ماسبق کو دھیان میں رکھ کر
حرف لاکن اور حرف و کو ملحوظ رکھا جاوے
تو آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم
ولٰکن رسول اللہ وخاتم النبیین کے
اصل مطلب پر پہنچنا اور اسکی اصلیت اور حقیقت
پر واقفیت پانا نہایت ہی آسان ہے کیا معنی
حضرت محمد تمہارے مردوں میں سے کسیکے باپ
یعنی تم میں سے محمد کی جسمانی اولاد کوئی بھی
نہیں۔ بلکہ وہ تو اللہ کا رسول ہے یعنی روحانی باپ
ضرور ہے۔ اسکو روحانی باپ ہونے سے بھی ترجیح ہے
وہ تم میں نبیوں کا بھی باپ ہے گویا اسکو ایسا شرف حاصل ہے
کہ اسکی روحانی اولاد میں نبی ہونگے۔

پیارو! جبکہ روحانی اولاد میں نبیوں کے ہونے سے
شان بڑھتی دکھائی دیتی ہے تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی روحانی اولاد میں نبی کیوں نہ ہوں؟
پیارو! اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت
میں ایک نبی بھی نہ ہو تو خیر امت کیونکر ہو۔
پیارو! جبکہ تتنزل علیہم الملٰئکۃ سے
نزول ملائکہ کھلا ہو تو نبوت کا دروازہ کیونکر
بند ہو۔

پیارو! سوائے اسکے تو ایک چھوٹی سی سورۃ
میں تھوڑے سے لفظوں میں سرور عالم کی شان کو اور سلسلہ
نبوت کو پوری وضاحت سے صاف ظاہر فرما دیا۔
انا اعطینٰک الکوثر ۞ فصل لربک و
انحر ۞ ان شانئک ہو الابتر۔ تجھے
ہر انعام ہر اکرام ہر طرح کا کمال کثرت سے دیا گیا
اپنے رب کے حضور نماز ادا کر دعائیں مانگ قربانی
کر تو منعم علیہم یعنی صدیق۔ شہداء
صالحین انبیاء کا علمی اور روحانی باپ ہے تیری
روحانی نسل کا اجراء قیامت ہے۔ تیری جڑ
ہری بھری ہے تو ابتر کیسا؟ تیرا دشمن ابتر ہے۔
ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا
عظیما اللہم اہدنا الصراط المستقیم
صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین ۞ آمین

محمد علی سیکرٹری انجمن ہائے احمدیہ

مولوی بنکے یہ کرتوت
الٰہی توبہ
کیا اسلام میں اکراہ جائز ہے؟

(مدرسہ احمدیہ کے ایک طالب العلم نے لکھا۔ ایڈیٹر)

جیسا کہ قدیم سے یہ سنت چلی آئی ہے کہ جب کوئی قوم
کسی خدا تعالیٰ کے فرستادہ کا انکار اور مخالفت کرکے
روحانی فیوض سے رہ جاتی ہے۔ ایسا ہی وہ اس کلام
میں جسپر وہ پہلے عمل درآمد کرتے ہیں تحریف تبدل کرتے
ہیں۔ جیسے کہ یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار
کیا حالانکہ ان کے پاس توریت موجود تھی اور وہ اس کے
ذریعہ سے معلوم کر سکتے تھے کہ آیا آپ سچے ہیں یا جھوٹے
لیکن وہ بجائے اسکے کہ آپ پران معیاروں کے ذریعہ
جو ایک صادق یا راستباز انسان کے لیے ضروری ہیں
ایمان لاتے۔ اُلٹے یحرفون الکلم عن مواضعہ
کے مصداق بنے۔ اسی طرح جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے اور آپ نے لوگوں کو ضلالت کے گڑھے
سے نکالنا چاہا۔ اور اُن کو نجات کی دعوت دی
لیکن بجائے آپکے قبول کرنیکے انھوں نے توریت
میں جو پیشگوئی تھی کہ تمہارے بھائیوں میں سے ایک
نبی آئے گا۔ نہ مانا۔ اور اُسکی اُلٹی تاویل کردی ایسا ہی
جب ہم جب فرمان الٰہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنیکی پیشگوئی فرمائی
اور فرمایا کہ امامکم منکم یعنی مسیح تم ہی میں سے ہوگا۔ لیکن
جب مسیح علیہ السلام تشریف لائے تو مخالفوں نے اُنکا
بھی انکار کیا۔ اور بجائے اسکے ایک شخص کو نبی کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کی امت میں سے یہ رتبہ حاصل ہوتا جس میں
حضرت نبی کریم کی عزت تھی لوگوں نے مسیح ناصری کے
متعلق کہدیا کہ وہ آئیگا۔ حالانکہ مسیح ناصری کی وفات
قرآن کریم اجماع صحابہ اور احادیث اور اقوال آئمہ اربعہ
کی رو سے ثابت شدہ ہے (تفصیل کیلیے دیکھو تحفہ
گولڑویہ مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)
لیکن لوگوں کے زعم میں ایسے مسیح نے آنا تھا۔ جو دین کے
لیے لڑائیاں کرتا اور تلوار کے زور سے لوگوں کو مسلمان
بناتا چونکہ مجھے کئی علماء سلسلہ حقہ احمدیہ سے ملنے کا
اتفاق ہوا ہے۔ سب نے بالاتفاق کہا کہ مسیح تو آکر
دین کے لیے لڑائی کرے گا۔ اور تلوار کے زور سے غالب
کرے گا۔ لہذا میں اس مضمون سے ثابت کرونگا
کہ دین کے لیے لڑائی کرنی قطعی حرام ہے۔ اور ابتداء
اسلام میں جو لڑائیاں ہوئیں وہ اندفاعی طور پر تھیں
ایسی قرآن کریم سے وہ حوالجات پیش کرتا ہوں جنکی
رو سے آپ معلوم کرینگے کہ دین کے لیے لڑائی کرنا ممنوع ہے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی (سورۃ بقر جزو ثالث رکوع ۳۴) دین میں زبردستی (کا کچھ کام) نہیں گمراہی سے ہدایت (الگ) ظاہر ہو چکی ہے" دیکھیے اس آیت سے کیسے صاف طور پر یہ بات کھل جاتی ہے کہ دین میں کوئی زبردستی نہیں جو چاہے قبول کرے۔ جو چاہے رد کرے۔ جیسے کہ ایک اور آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔ اور اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو (کہ یہ قرآن) برحق تمہارے رب کی طرف سے ہے پس جو چاہے مانے اور جو چاہے نہ مانے "اب آپ اور غور فرمائیں کہ کیسے صاف طور پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دین کے معاملہ میں کوئی جبر اور اکراہ نہیں جو چاہے مانے جو چاہے نہ مانے لیکن ہمیں افسوس اس بات سے آتا ہے کہ ایک ایسے شخص کی زبان سے یہ بات نکلے جو کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے کہ اگر کوئی غیر مذہب والا کہتا تو اس سے اتنا تعجب نہ ہوتا۔ کیونکہ انکا عناد تو ایک الگ امر ہے لیکن ایک مولوی یہ کہے کہ اسلام میں ایسی بات جائز نہیں ہے۔ ہمیں افسوس ہی آتا ہے۔ لیکن میں آپکو بتاؤں کہ یہ کیوں ہے۔ اس وجہ سے کہ انھوں نے ایک خدا کے فرستادہ کا انکار کیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ بار بار منکروں کو فرماتا ہے عقل کرو عقل کرو انھوں نے عقل سے کام نہ لیا۔ اور سنتے ہی بغیر سوچے سمجھے انکار کر دیا اس وجہ سے یہ لوگ قرآن کریم سے جو ایک آبحیات ہے دور جا پڑے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لا یمسہ الا المطہرون قرآن کریم کو پاک لوگ ہی جانتے ہیں اور اسکے معارف انھیں لوگوں پر کھلتے ہیں جو مطہر ہوں۔ پس صاف پتہ لگ گیا ہے کہ مولوی صاحب حق پر نہیں اب آپ منتظر ہونگے کہ وہ کون سے مولوی صاحب ہیں جو ایسے معارف بیان کرتے ہیں۔ لیجیے میں آپکی خاطر انکا نام بھی لیے دیتا ہوں وہ مولوی ابو تراب صاحب ہیں جو امرتسر کے رہنے والے اور ایسے ہی اور کئی ہیں جنکا نام لینا میں پسند نہیں کرتا کیونکہ انھوں نے (یعنی مولوی ابو تراب صاحب) نے خاص طور پر اس بات پر زور دیا تھا اور آیت لا اکراہ فی الدین الخ کے یہ معنی کیے تھے کہ اب مسلمانوں پر کوئی ظلم نہیں کر سکتا کیونکہ قوی ہو گئے ہیں۔ پس لیجیے مولوی صاحب میں آپ ہی کے ایک غیر احمدی مولوی کی شہادت پیش کرتا ہوں جو آپکے خلاف ڈگری دے رہے ہیں۔ خدا تو کھلے لفظوں میں ارشاد فرماتا ہے کہ دین میں زبردستی نہیں اور لوگ ہیں کہ ناحق اسلام پر تہمت لگاتے ہیں کہ بزور شمشیر پھیلایا گیا۔ حاشیہ حمائل شریف صفحہ ۶۶ مترجم مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی۔ اور میں نے آیات کا ترجمہ بھی اسی حمائل شریف سے نقل کیا ہے تاکہ آپ کو اس بات کی گنجائش نہ ہو۔ اب میں دوسرے پہلو پر روشنی ڈالتا ہوں کہ آیا ابتداء اسلام میں جو لڑائیاں ہوئی ہیں۔ وہ اندفاعی تھیں یا دین کے پھیلانے کے لیے پس میں بجائے اسکے کہ تاریخ سے ثابت کروں کہ مسلمانوں پر کیسے کیسے مظالم کیے گئے اور انکے بعد صحابہ کرام نے اپنے حفاظت کے لیے تلوار اٹھائی۔ قرآن کریم ہی سے اختصار کے طور پر کچھ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا وان اللہ علی نصرھم لقدیر۔ ان لوگوں کو اجازت دیگئی ہے لڑائی کرنیکی جنپر ظلم کیا گیا ہے چونکہ کفار نے صحابہ پر طرح طرح کے مظالم کیے تھے اور مسلمانوں کو بہت دکھ دیے تھے اسلیے انکے خلاف تلوار اٹھائی گئی۔ ایک اور جگہہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قتلوھم حتی لا یکون فتنۃ ویکون الدین کلہ للہ۔ لڑائی کرو کفار سے یہانتک کہ فتنہ فرو ہو جاوے اور تمام دین اللہ کے لئے ہو جاوے پس مولوی صاحب ذرا غور فرماویں اور ان حوالجات کو سوچیں۔ کیسے صفائی سے قرآن کریم آپکی مخالفت کرتا ہے پس مولوی صاحب کی دونو باتیں رد ہو گئیں۔ ایک یہ کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ دوسرے یہ کہ مسیح موعود آکر لڑائی کریگا۔ اور زبردستی دین اسلام پھیلا دیگا۔ لہذا مولوی صاحب کو غور کرنا چاہیے۔ کہ جیسے آپکا یہ عقیدہ غلط ثابت ہوا اسی طرح دوسرے اعتقاد بھی غلط ہوں اور آپ انکو صحیح سمجھے بیٹھے ہوں آپ غور فرماویں اور اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے پیارے کی پہچان عطا فرما دے آمین ثم آمین

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

خاکسار عبدالاحد متعلم مدرسہ احمدیہ

مولوی احمد رضا خانصاحب

اور

مجددیت

حدیث کی بشارت کے ماتحت ہر صدی میں خدا تعالیٰ مجدد دین مبعوث کرتا رہا ہے۔ چودھویں صدی کے مجدد کے متعلق جب کبھی سوال اٹھا تو غیر احمدیوں نے آئیں بائیں شائیں کر دی۔

بعض چالاک غیر احمدیوں نے راہ فرار یہ اختیار کی کہ ایسے شخصوں کے نام پیش کر دیے جنکو ان کے مریدین نے مجدد و امام وغیرہ وغیرہ القاب دیے ہوئے ہیں۔ گو خود پیر صاحب کو ایسا دعویٰ نہ ہو اور نہ کبھی انھوں نے اسکے متعلق کوئی اعلان کیا ہو۔ مثال کے طور پر مولوی احمد رضا خانصاحب کو لیجیے جو خود اپنے متعلق کوئی دعویٰ نہیں کرتے آج تک کوئی ایسا اعلان شائع نہیں ہوا جسمیں مولوی صاحب مذکور نے لکھا ہو کہ "میں مجدد زمانہ ہوں" مگر تعجب ہے کہ پیر بخش لاہوری لکھتا ہے کہ

"دوسرے صاحب مولانا احمد رضا خانصاحب بریلوی مجدد زمانہ تھے۔"

آپنے مدعی سست گواہ چست تو سنا ہوگا مگر بلا دعویٰ اور بغیر وجود مدعی گواہ بن جانا یہ ہی بات ہے۔ جو حدیث شریف میں آخر زمانہ کے لوگوں کے متعلق وارد ہے کہ وہ گواہی دینگے بغیر اسکے کہ ان سے گواہی طلب کیجاوے۔

نورانی سفر

گذشتہ سے پیوستہ

لالہ موسیٰ میں رات کی مجلس جو تقریریں ہوئیں - اچھی ہوئیں - مگر دن کو جو جلسہ کیا گیا اسمیں حاضری کے لحاظ سے غیر احمدی - ہندو - سکھ بھی تھے شیخ محمد یوسف صاحب کی تقریر "اسلام" پر بہت خوب ہوئی - جو نہایت طمانیت سے سنی گئی - شیخ صاحب کی تقریر کے بعد کچھ بیان مولوی جلال الدین صاحب مولوی فاضل کا ہوا - جسکے بعد ایک غیر احمدی مولوی صاحب نے کچھ فرسودہ اور پرانے پھس پھسے اعتراضات کیے - یہ مولوی صاحب اعتراض کرتے وقت کچھ ذرا ذرا کانپتے بھی جاتے تھے ؟!

پھر مولوی جلال الدین صاحب نے انکو جوابات دیئے اسی طرح تھوڑی دیر سلسلہ رہا مگر وقت تنگ تھا اسلیے سلسلہ بحث آگے نہ چل سکا -

ہم اسٹیشن جب پہنچے تو گاڑی بالکل لبریز تھی - انٹر کی جس گاڑی میں ہم بڑی جد وجہد سے سوار ہوئے اسمیں ہمنے یہ نظارہ دیکھا کہ ؎

آدمی پر بسترہ ہے بستر پہ آدمی

مگر ہمیں خدا کے فضل سے بیٹھنے کی جگہ ملگئی اور ہم چار بجے امرتسر پہنچے - امرتسر سے رات کی گاڑی میں روانہ ہوئے - راستہ میں ایک نہایت پر لطف واقعہ پیش آیا - وہ یہ کہ جناب حافظ جمال احمد صاحب مبلغ نے کسی صاحب سے بیان کیا کہ آجکل جو یہ جدید انکشاف ہوا ہے کہ مریخ کی آبادی میں بسنے والے دنیا کے لوگوں سے تعلقات پیدا کرنا چاہتے ہیں اور اسطرف سے بھی کوشش ہو رہی ہے اسکے متعلق پیشگوئی قرآن شریف میں پہلے سے موجود ہے - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ الذی خلق السموٰت والارض وما بینھما من دابۃ وھو علی جمعھم اذا یشاء قدیر - اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ آسمانی کروں میں رہنے والوں سے دنیا والوں سے تعلقات پیدا ہونگے - حافظ صاحب نے اچھی طرح اسکو مفصل کیا حسن اتفاق سے ایک جنٹلمین مصنف مسلمان صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے - یہ سنکر بولے کہ اگر مریخ والوں کے تعلقات دنیا والوں سے ہو جائیں تو گویا اس گاڑی میں بیٹھنے والوں کی ٹانگیں اوپر اور سر نیچے ہو جائینگے - اور دابۃ تو جنس ہے اسکی نوع کیا ہے اور فصل کیا - یہ بیان کرتے وقت مصنف صاحب کو خیال تھا کہ لوگوں پر میری تقریر کا اثر ہو رہا ہے مگر تقریر ختم نہ ہونے پائی تھی کہ لوگ بے اختیار اس زبردست تقریر کو سنکر خندہ زن ہوگئے - اور کسی کے سمجھ میں نہ آیا کہ مصنف صاحب نے کیا فرمایا -

---

پھر میں نے بھی کچھ گفتگو کی اجازت چاہی جب ملی تو لگا اور حافظ جمال احمد صاحب نے بھی کچھ فرمایا - تو مصنف صاحب نے بے اختیار ہو کر کہا کہ

"دو دو مولوی مجھے کھا جائینگے"

شیخ محمد یوسف صاحب نے فی البدیہہ مصنف کی جسامت پر نظر کرکے فرمایا کہ

"آپ گھبرائیں نہیں آپکو چار مولوی بھی نہیں کھا سکتے"

بہر حال بہت لطف رہا آخر میں مصنف صاحب نے اپنی دلی اور روحانی بیچینی کا اظہار کیا اور کہا کہ میں تو بالکل لا مذہب اور دنیا پرست ہو گیا ہوں اور بہت پشیمان ہوں - اسپر میں نے انکو آیت اللہ ولی الذین امنوا یخرجھم من الظلمٰت الی النور اور والذین جاھدوا فینا کے ماتحت وعدہ الٰہی یاد دلا کر روحانی تسلی و تشفی کیلیے قادیان کے نورانی سرچشمہ کا پتہ دیا اور تھوڑے سے وقت میں بہت کچھ بتادیا - اللہ تعالیٰ تمام پیاسوں کو اس نورانی سرچشمہ لائے (آمین)

(علمی)

ہمارے سلسلہ کا دوسرے اخبارونمیں ذکر

ایک احمدی مشنری امریکہ میں

قادیان کے مفتی محمد صادق اپنے مذہب کا پرچار کرنیکے لیے امریکہ پہنچ گئے - لیکن وہاں انھیں اسلام کے پرچار کی اجازت نہیں دی گئی وجہ یہ بتلائی گئی کہ اسلام میں کثرت ازدواج کی اجازت ہے - گو مفتی صاحب کھلم کھلا اپنے مذہب کا وعظ نہیں کر سکتے لیکن گورنمنٹ امریکہ کے اس حکم سے انھیں ایک شہرت مل گئی ہے جو شاید انھیں معمولی حالت میں نصیب نہ ہوتی فلاڈلفیا کے دو اخبارات "پبلک لیجر" اور "پریس" نے ان کے مشن پر لمبے مضامین لکھے ہیں اسکے ساتھ ہی مفتی صاحب کو اپنے مشن تعلیم لنڈن کی اشاعت کا بھی موقع ملگیا ان اخبارات کے رپورٹوں کو مفتی صاحب نے جو کچھ بتلایا انھوں نے شائع کردیا - اس رپورٹ کے مطابق ۱۹۰۸ء میں مرزا غلام احمد کے پیرووں کی تعداد ۶ لاکھ تجاوز کر چکی تھی اس بات کو بارہ سال گزر چکے ہیں اس سال سے اب انکی تعداد ۱۲ لاکھ ہونی چاہیئے - اگلے سال کی مردم شماری سے معلوم ہوگا - کہ تخمیناً ان کی تعداد کیا ہے +

ہم نہیں کہہ سکتے کہ احمدی مشن کا انگلستان پر کیا اثر ہوا ہے لیکن ہم ان کے حوصلہ کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکتے ایک کے بعد دوسرا واعظ وہاں جا رہا ہے - احمدی مسجد کیلیے پچاس ہزار جمع ہو گیا ہے احمدی جماعت کے دونوں فریق اپنے اپنے واعظ بھیج رہے ہیں -

اس حالت کو دیکھکر کیا آریہ سماج کو اپنا فرض نہیں سوجھتا - آریہ سماج کو سوجھے کیا اسنے تو پرچار کا میدان ہی دوسروں کے ہاتھوں میں دیدیا - اب آریہ سماج کو اور باتوں کی فکر ہے - دنیا کو روحانی طور پر فتح کرنے چلتا نہیں دھرم ویر پنڈت لیکھرام کے وقت میں لوگ دوسرے ملکوں میں وید کے دھرم پھیلانے خواب لیا کرتے تھے - اب تو ہمنے وہ خواب لینے ہی چھوڑ دیئے خیر کبھی تو آریہ سماج کے دن بھی لوٹیں گے + (پرکاش)

امریکہ میں اسلامی مشنری کا داخلہ روک دیا گیا

تمام اسلامی حلقوں میں یہ خبر رنج و افسوس سے پڑھی جائیگی کہ امریکہ میں مشہور اسلامی مشنری مفتی محمد صادق ۔ ایم ۔ آر ۔ اے ۔ ایس کا داخلہ روک دیا گیا ہے ۔ اور یہ ساری کاروائی اس لیے عمل میں لائی گئی ہے ۔ کہ مفتی صاحب اس مذہب کے مشنری ہیں جس میں کثرت ازدواج کا مسئلہ موجود ہے ۔ امریکہ جیسے جمہوریت و حریت پسند ملک کی یہ کاروائی سخت شرمناک ہے ۔ اور اسلام اس کاروائی پر دلی نفریں بھیجے گا ۔ جب ہندوستان میں امریکن مشنری داخل ہو کر کھلے بندوں عیسائیت کا پرچار کرتے ہیں تو ہندوستان کے ایک اسلامی مشنری کے ساتھ امریکہ کا سلوک سراسر قابل افسوس ہے امید ہے کہ تمام اسلامی حلقوں میں اسکے خلاف صدائے احتجاج بلند کیجائیگی اور امریکہ کے پریسیڈنٹ مسٹر ولسن کو احتجاجی پیغام ارسال کیے جائینگے + (عام)

امرتسر میں مسلمانوں اور احمدیوں میں تنازعہ

۲۳ اپریل کو میرزا محمود احمد صاحب قادیانی کا امرتسر میں لیکچر تھا ۔ مسلمان بھی بھاری تعداد میں جمع تھے مرزا صاحب نے اپنے لیکچر میں ایک حدیث کا حوالہ دیا ۔ مولوی عطاء اللہ صاحب کھڑے ہو گئے اور انھوں نے احادیث کا حوالہ مانگا ۔ صدر جلسہ مرزا مظفر اللہ خاں نے جواب میں کہا ۔ خاموش ۔ اسپر مولوی عطاء اللہ اور ان کی جماعت نے ایک ایک منٹ کے وقفہ پر ”خاموش“ ”خاموش“ کہنا شروع کر دیا ۔ مولوی عطاء اللہ ایک کرسی پر کھڑے ہو کر اصرار کرنے لگے مرزا محمود احمد (صاحب) نے کہا یہ کوئی مناظرہ تھوڑا ہی ہے ۔ اگر آپ کو حوالہ لینا ہے ۔ تو گھر آئیگا مولوی عطاء اللہ کی تسلی نہ ہوئی +

اسکے بعد پبلک میں جوش پھیل گیا ۔ اور فساد کے آثار نمایاں ہو گئے ۔ کہا جاتا ہے کہ اسوقت ڈنڈے بھی ہاتھوں میں گھومنے لگے ۔ اگر پولیس اسوقت دانائی سے کام نہ لیتی ۔ تو فساد ہو جاتا ۔ سب انسپکٹر پولیس نے مولوی عطاء اللہ کو شانت ہونے کا مشورہ دیا +

اس کے بعد مولوی صاحب بمعہ اپنے خیال مسلمانوں کے پنڈال سے اُٹھ کر چلے آئے ۔ اور اس سے باہر انھوں نے لیکچر دینا شروع کر دیا ۔ حاضرین کی کثرت اُنکے ساتھ اُٹھ آئی +

مسلمانوں کے اندر اس بیحد جوش کی وجہ یہ ہے کہ قادیانی فریق سلطان ٹرکی کو اپنا خلیفہ نہیں مانتا ۔ اسکا خلیفہ تو قادیان میں ہے ۔ چنانچہ مولوی عطاء اللہ نے جلسہ میں کہا کہ قادیان کا خلیفہ گھر میں خلافت کرے اور مکہ نصرانی فتح کریں ۔ اسپر مسلمانوں نے احمدیوں پر شیم شیم بھی کی +

ہمیں افسوس ہے ۔ کہ ہمیں مولوی عطاء اللہ کے طرز عمل سے اتفاق نہیں ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ کسی کو یہ حق حاصل نہیں ۔ کہ دوسرے کے جلسہ میں جا کر گڑبڑ ڈالے ۔ اس جلسہ کا لوگ بائیکاٹ کریں ۔ اسکے خلاف تقریر کریں ۔ جو چاہیں کریں ۔ لیکن دوسرے کو اُنکے خیالات سننے نہ دیں

اگر اس طرح رکاوٹ کا سلسلہ جاری ہوا ۔ تو اُنکے جلسے کبھی نہ ہو سکیں گے ۔ جن کے ساتھ کثرت ہے + (پرکاش)

ریویوز

ہندوستان میں برطانوی حکومت کا نیا دور

پنجاب پبلسٹی کمیٹی کی طرف سے کتابیں بغرض ریویو موصول ہوئی ہیں درحقیقت یہ کتابیں ایک مستقل سلسلہ مضمون پر مشتمل ہیں ۔ اور ان میں اُن دور تبدیلیوں پر نظر تنقید ڈالی گئی ہے جو ریفارم ایکٹ کی وجہ سے معرض میں آئے گی ۔ کتاب نمبر (۱) میں ۲۰ ۔ اگست ۱۹۱۷ء کے اعلان کی اہمیت ذمہ دارانہ حکومت کے مفہوم اور تدریجی ترقی کی ضرورت پر بحث کی گئی ہے دوسری کتاب کا نفس مضمون منٹو مارلے سکیم ۔ چمسفورڈ مانٹیگو سکیم اور کمیٹی حقوق رائے دہندگی ۔ اور کمیٹی تقسیم کی رپورٹ ہے ۔ تیسری کتاب میں گورنمنٹ سابقہ کا خلاصہ درج ہے نیز پارلیمنٹ کے مباحثہ کی کیفیت اور مشترکہ کمیٹی کی سفارشوں کا بیان کیا گیا ہے چوتھی کتاب گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ مجریہ سنہ ۱۹۱۹ء کے مکمل اردو ترجمہ پر مشتمل ہے ۔ اس سلسلہ کی آخری کتاب ایکٹ ہذا کی مبسوط شرح پر مشتمل ہے ۔ ان کتابوں کے مطالعہ سے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی اہمیت واضح ہوتی ہے اور پتہ چلتا ہے کہ جدید آئینی اصلاحات اپنی نوعیت میں کس قدر عظیم اور دور اس ہیں ۔ چار آنے کے ٹکٹ بھیجنے پر کتابوں کا مکمل سلسلہ دفتر پنجاب پبلسٹی کمیٹی لاہور سے دستیاب ہو سکتا ہے +

باتصویر سرین سماچار لاہور میدان ترقی میں

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب الحکم قادیان

ملک میں اسوقت اتحاد و اتفاق کی جو مبارک لہر چل رہی ہے اس سے متاثر ہو کر سرین سماچار لاہور نے بھی [illegible] [illegible] سرین کھتریوں کے علاوہ تمام کھتری جاتی کے آرگن کی حیثیت میں کام کرے گا ۔ اسکی نگاہ میں سرین بونجاہی وغیرہ یکساں پوزیشن رکھتے ہیں وہ کھتری کے ہر ایک قسم کے حقوق کا تحفظ کریگا اور کھتری جاتی کو بتلائیگا کہ اُسکی اصلی حیثیت کیا ہے اور وہ کس طرح ترقی کا راستہ اختیار کیے ہوئے ہے ان مقاصد کو حاصل کرنیکے لیے سرین سماچار کو ماہواری کی بجائے پندرہ روزہ کر دیا گیا ہے اگر کھتری بھائیوں نے اپنے فرائض کو محسوس کیا تو جلدی ہفتہ وار کر دیا جائیگا ۔

سرین سماچار میں قومی بہتری کے اعلیٰ مضامین اور نادر خیالات درج کیے جائینگے اور ہر [illegible] کسی نہ کسی ہیرو کی فوٹو بھی ہوگی ۔ امید ہے کہ کھتری بھائی ہماری حوصلہ افزائی کرنے میں [illegible] دریغ نہ فرمائینگے قیمت سالانہ تین روپے [illegible] ششماہی ۱ روپیہ نمونہ ۳ آنہ

مینیجر سماچار لاہور

ہم اور صادق

ہماری حالت بھی آجکل عجیب ہو رہی ہے۔ دنیا ہمکو قہر کی نظر سے دیکھ رہی ہے۔ اور بائیکاٹ کے ریزولیوشن پاس کر رہی ہے۔ ہر قسم کی مشکلات کا بوجھ ہم پر ڈالا جا رہا ہے۔ قصور میں احمدیوں کا بائیکاٹ کیا گیا۔ حقہ۔ پانی بند کر دیا گیا ٭ جہاں جہاں بس چلتا ہے دُکھ دیتے ہیں۔ سیلون میں ہمارا سکریٹری سٹرلائی قید خانے میں ڈالا گیا۔

افسوس صادق بھی امریکہ کے ایک مکان میں قید کر دیا گیا۔

ہر طرف ابتلا اور مشکلات ہیں۔ ان کے دور کرنیکا ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ یہ کہ ہم رات دعاؤں میں لگ جاؤ۔ تاکہ بادلوں کی طرح یہ سب مشکلات دور ہو جائیں۔

افسوس ہم لوگ بستر راحت پر سوتے ہیں۔ اور صادق ایک تکلیف دہ مکان میں بند رہتا ہے جس کی کھڑکیاں کسی کسی وقت کھولی جاتی ہیں ٭ اپنی عادتِ عیش کو چھوڑ دو۔ جو دنیا میں انقلاب پیدا کر دو لوگ عملی کارروائیاں کرتے ہیں ریزولیوشن پاس کرتے ہیں ٭ ہمارے پاس سوائے دعا کے کچھ نہیں اسلیے اٹھو۔ اور دعا کیلیے کمر بستہ ہو جاؤ ٭

مدرسہ احمدیہ کا ہیڈ ماسٹر
فاضل مصری

آجکل جو نیا تغیر تبدیل مدرسہ احمدیہ میں ہوا اس نے بہت کچھ مدرسہ کی بہتری کی صورت پیدا کر دی ہے۔ اور ہم یہ امید کر سکتے ہیں کہ جلد سے مدرسہ ترقی کرے گا۔ اس نئے انتظام میں مدرسہ احمدیہ کی ہیڈ ماسٹری کیلیے فاضل مصری شیخ عبدالرحمن صاحب مولوی فاضل کو منتخب کیا گیا ہے۔ یہ انتخاب انشاء اللہ بہت مفید اور مبارک ثابت ہوگا۔ فاضل مصری کے سینے میں ایک خاص تڑپ اور جوش ہے گذشتہ ایام میں مسجد لنڈن کے موقع پر جو ایثار اور قربانی فاضل مصری نے خود دکھائی اور اسکی پھونکی ہوئی روح نے لڑکوں میں اپنا ظہور کیا۔ وہ کھلی کھلی بات ہے۔ میں اس انتخاب پر فاضل مصری کیمدمت جو میرے بھی مہربان اساتذہ میں سے ہیں پرجوش مبارکباد دیتا ہوں اور فاضل مصری کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ مدرسہ آپکے پاس اسحالت میں آیا ہے۔ کہ اسکی حالت بہت کچھ توجہ طلب ہے۔ امید ہے کہ آپ کی توجہ اور خاص توجہ اسکیلیے آب حیات ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت ان کے ساتھ ہو :-

نئی دہلی صحبت ہی } مرکز سے تار آگئی ہے۔ صاحب کو آزادی مل گئی۔ بہت سی مشکلات حل ہو گئی ہیں۔ محمد شاہ ہندوستانی مفصل بھیجو۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ گلابشنم

مدرسہ تعلیم الاسلام
کا
نتیجہ انٹرینس !

اس دفعہ مدرسہ تعلیم الاسلام کا نتیجہ گذشتہ سالوں کی نسبت اچھا نہیں رہا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مدرسہ تعلیم الاسلام بہت کچھ توجہ کا محتاج ہو رہا ہے۔ کتنی اعلیٰ درجہ کی چیز ہو جب اس سے توجہ کم ہو گی۔ اس میں نقص پیدا ہو جائیگا۔ اسلیے میں نہایت ادب کے ساتھ مدرسہ کے منتظمین کو توجہ دلاتا ہوں کہ مدرسہ کے اندرونی انتظام کی طرف خاص توجہ کریں، تاکہ اس سال کی کمزوری آئندہ سالوں کے لیے مفید ثابت ہو۔

یہ میں جانتا ہوں کہ ہمارے سکول میں دوسری سکولوں کی طرح سے خاص خاص لڑکوں کو نہیں بھیجا جاتا۔ بلکہ ہر وہ لڑکا جو فضیلت پانے میں تعلیم حاصل کرتا ہے بھیج دیا جاتا ہے۔

یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس طریق سے ہمارے سکول کو کبھی نقصان نہیں ہوا۔ میرا اس لکھنے سے صرف اس قدر مطلب ہے کہ ہمارے منتظم لوگوں کو اس سے مدرسہ کی بہتری کی اور توجہ پیدا ہو جائے۔ اور سکول خاص طور پر ترقی کرے۔